بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون ۳۴۹ — یوم بدھ

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۴ ذوالقعدہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۸ اخاء ۱۳۵۷ہش ۔ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۳۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ کل سے نزلہ کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر آپ کے بابرکت سایہ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار چھاتی میں سوزش اور بلغم کی وجہ سے بیمار ہے۔ بعض دیگر عوارض بھی ہیں۔ چند دنوں سے حرارت بھی رہتی ہے۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاءِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور مقبول خدماتِ دینیہ بجا لانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ آمین

(خاکسار پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم اے ناظر تعلیم۔ ربوہ)

اجتماع انصار اللہ کے موقع پر انتظامِ رہائش

اجتماع انصار اللہ پر آنے والے احباب کی اطلاع کے لئے گذارش ہے کہ امسال قیام گاہ لجنہ اماء اللہ میں ان کی رہائش کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ قیام گاہ دار الضیافت کے جنوب میں واقع ہے اسلئے اجتماع پر تشریف لانے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ مقررہ جگہ پر تشریف لائیں۔ امسال دفتر انصار اللہ کے ہال میں رہائش کا انتظام نہیں ہوگا۔

(منتظم رہائش اجتماع انصار اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے خدام ۱۹ اکتوبر کی شام تک ربوہ پہنچ جاویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اگر تم خدا اور اُس کے رسُولوں پر حقیقی ایمان لاؤ گے تو تمہیں بڑا اجر عطا کیا جائیگا

اُٹھو اور اس ایمان کو ڈھونڈو جس کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

(اٰل عمران : ۱۸۰)

ترجمہ:۔ سو تم اللہ (پر) اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَۃً (بخاری)

ترجمہ:۔ ایمان کی کچھ اُوپر ستّر یا کچھ اُوپر ساٹھ شاخیں ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"بھائیو! یقیناً سمجھو کہ نجات ایمان سے وابستہ ہے اور ایمان امورِ مخفیہ سے وابستہ ہے اگر حقائقِ اشیاء مستور نہ ہوتیں تو ایمان نہ ہوتا اور اگر ایمان نہ ہوتا تو نجات کا کوئی ذریعہ نہ ہوتا۔ ایمان ہی ہے جو رضائے الٰہی کا وسیلہ مراتبِ قرب کا زینہ اور گناہوں کے زنگ دھونے کے لئے ایک چشمہ ہے ... ایمان ہی سے پتہ لگتا ہے کہ خدا ہے خدا فلسفیوں سے پوشیدہ رہا اور حکیموں کو اس کا کچھ پتہ نہ لگا مگر ایمان ایک عاجز دلق پوش کو خدا تعالیٰ سے ملا دیتا ہے اور اس سے باتیں کرا دیتا ہے اور مومن اور محبوبِ حقیقی میں قوّتِ ایمانی دلالہ ہے یہ قوّت ایک مسکین ذلیل خوار مردو خلائق کو قصرِ مقدس تک جو عرش اللہ ہے پہنچا دیتی ہے اور تمام پردوں کو اُٹھاتی اور دلِ آرام ازلی کا چہرہ دکھا دیتی ہے سو اُٹھو! ایمان کو ڈھونڈو اور فلسفہ کے خشک اور بے سود ورقوں کو جلاؤ کہ ایمان سے تم کو برکتیں ملیں گی۔ ایمان کا ایک ذرّہ فلسفہ کے ہزار دفتر سے بہتر ہے ... اے ایمان! کیا ہی تیرے ثمرات شیریں ہیں کیا ہی تیرے پھول خوشبودار ہیں سبحان اللہ! کیا عجیب تجھ میں برکتیں ہیں کیا ہی خوش نور تجھ میں چمک رہے ہیں۔ کوئی ثریا تک پہنچ نہیں سکتا مگر وہی جس میں تیری کششیں ہوں۔ خدا تعالیٰ کو یہی پسند آیا کہ اب تُو آوے اور فلسفہ جاوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۷۴)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۱۸ اخاء ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک اعمال کو غارت کرنے والی بُرائیاں

بعض لوگ نیک اعمال بجا لا رہے ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی اُن سے ایسی بُرائیاں بھی سرزد ہو رہی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے ان کے نیک اعمال برباد جا رہے ہوتے ہیں اور نہ صرف یہ کہ انہیں ان کا کوئی اجر نہیں ملتا بلکہ وہ اُلٹا عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔

اپنے نیک اعمال کو خود ہی برباد کرنے والے یہ لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں جنہیں اپنی برائیوں کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ دوسرے وہ ہوتے ہیں جنہیں نہ صرف یہ کہ اپنی برائیوں کا علم نہیں ہوتا بلکہ وہ ان برائیوں کو بھی نیک اعمال سمجھ کر اس خیال سے بجا لا رہے ہوتے ہیں کہ گویا اُنہیں ان کا بھی ثواب ملے گا۔ ظاہر ہے کہ وہ لوگ جنہیں اپنی بُرائیوں کا علم ہوتا ہے ان کی اصلاح چنداں مشکل نہیں ہوتی۔ اگر انہیں حکمت سے کام لے کر احساس دلایا جائے کہ وہ بُرائیوں کے مرتکب ہو کر اپنے نیک اعمال کو بھی ضائع کر رہے ہیں تو اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ وہ ان برائیوں سے باز آجائیں اور اس طرح ان کے نیک اعمال حبط ہونے سے بچ جائیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ بعض مخصوص نوعیت کی برائیوں کو نیک اعمال سمجھ کر بجا لاتے ہیں ان کی اصلاح بہت مشکل ہوتی ہے اور ان کے نیک اعمال کا حبط ہونا یقینی ہوتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو نیک اعمال بجا لانے کے باوجود موردِ عذاب بنے بغیر نہیں رہتے۔

بظاہر یہ بات بہت عجیب معلوم ہوتی ہے کہ کوئی شخص یا قوم بعض مخصوص نوعیت کی برائیوں کو نیکیاں سمجھ کر بجا لائے اور پھر اس خوش فہمی میں بھی مبتلا ہو کہ اسے ان برائیوں کی بھی نیک جزا ملے گی۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہر زمانہ میں ہی ایسے افراد یا ایسی قومیں ہوتی ہیں جو بعض مخصوص نوعیت کی برائیوں میں ملوّث ہوتی ہیں اور وہ ان برائیوں کے نیک اجر کی امید لگائے بیٹھی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان برائیوں کا قرآن مجید میں بطورِ خاص ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ افراد اور قوموں کی طرف سے یہ بُرائیاں خاص طور پر اُس وقت سرزد ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا کوئی مامور ان کے درمیان مبعوث ہوتا ہے۔ اُس وقت وہ اُن برائیوں میں فخریہ طور پر ملوّث ہو کر خود اپنے ہاتھ سے اپنی نیکیوں پر پانی پھیرنے اور اس طرح موردِ غضبِ الٰہی ہونے کا موجب بنتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان مخصوص نوعیت کی برائیوں اور ان میں ملوّث ہونے والوں کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ۝ (آل عمران آیات ۲۲، ۲۳)

ترجمہ:- جو لوگ اللہ کی آیات (نشانیوں) کا انکار کرتے ہیں اور بلا وجہ نبیوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں اور (نیز) لوگوں میں سے جو انصاف کی ہدایت کرتے ہیں انہیں بھی قتل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں دردناک عذاب کی خبر دے۔ یہ وہ (لوگ) ہیں جن کے اعمال اس دنیا (میں بھی) اور آخرت میں (بھی) ضائع ہو جائیں گے اور ان کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔

ایسے افراد اور ایسی قومیں آیاتِ الٰہی کا انکار کر کے اور خدا تعالیٰ کے برگزیدوں اور ان کے ساتھیوں کی مخالفت و اہانت کر کے اور اُنہیں دُکھ پہنچا کر هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۝ (الکہف آیت ۱۰۵) کے مطابق سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ وہ بڑا ہی نیک کام کر رہے ہیں اور یہ کہ خدا کی جناب میں انہیں اس کا اجر ملے گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ برائیاں تو پھر برائیاں ہیں ان کے نیک اعمال بھی اکارت جاتے ہیں اور ثواب ملنا تو کجا وہ عذاب کے مستحق بنے بغیر نہیں رہتے۔ ایسے لوگوں کی انتہائی غلط اور خطرناک روش کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ فرماتا ہے:-

فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا۝ (الکہف آیات ۱۰۶، ۱۰۷)

ترجمہ:- پس ان کے تمام اعمال گر کر (اسی دنیا میں) رہ گئے ہیں چنانچہ قیامت کے دن ہم انہیں کچھ بھی وقعت نہیں دیں گے۔ یہ ان کا بدلہ (یعنی) جہنم اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے انکار (کا طریق) اختیار کیا اور میرے نشانوں اور میرے رسولوں کو (اپنی) ہنسی کا نشانہ بنا لیا۔

ان آیات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدوں کو خود اپنی بدگمانی کی وجہ سے بد خیال کر کے ان کی مخالفت پر کمربستہ ہونا اور ان کی تائید میں ظاہر ہونے والے نشانوں کو جھٹلا کر ان کے خلاف زبانِ طعن دراز کرنا، ان کی اہانت کرنا، انہیں اذیت پہنچانا اور ان کے خلاف ہر قسم کا ظلم روا رکھنا اور پھر ان سب ناروا حرکات کو نیکی شمار کر کے ان پر اترانا بہت ہی خطرناک بُرائیاں ہیں۔ ایسی برائیوں میں ملوّث ہونا فی الاصل اپنے ان اعمال کو جو نیکیوں کے ذیل میں آتے ہیں خود اپنے ہی ہاتھوں غتربود کرنے کے مترادف ہے اور اس کا انجام بہت عبرتناک ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقابِ خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائش ربِّ غفور ہو
پھر تم تو بدگمانی سے اپنی ہوئے ہلاک
خود سر پہ اپنے لے لیا خشمِ خدائے پاک
بندوں میں اپنے بھید خدا کے ہیں صد ہزار
تم کو نہ علم ہے نہ حقیقت ہے آشکار
پس تم تو ایک بات کے کہنے سے مر گئے
یہ کیسی عقل تھی کہ براہِ خطر گئے
بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہوا
جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جا گرا
پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبتِ ربّ العباد سے

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

بن جاتا ہے صحرا بھی گلزار دُعاؤں سے

کھلتے ہیں عجب ہمدم اسرار دعاؤں سے
مومن پہ برستے ہیں انوار دعاؤں سے

رہتی ہے سدا دل میں اِک شمعِ یقیں روشن
بن جاتا ہے شائستہ کردار دعاؤں سے

وہ دلبرِ یکتا جو ہر حُسن کا منبع ہے
کہتا ہے کرو مجھ سے تم پیار دعاؤں سے

اُدْعُوْنِیْ کہا جس نے اور اَسْتَجِبْ کی بشارت دی
سُنتے ہیں ہم اُس کی گفتار دعاؤں سے

مقصد ہیں عبادت کا مقبول دعائیں ہی
رہتا ہے دلِ مومن بیدار دعاؤں سے

محمودؓ کے ربوہ سے ظاہر ہے حقیقت یہ
بن جاتا ہے صحرا بھی گلزار دعاؤں سے

محبوبِ حقیقی کے جلووں کے طلبگار و
جب چاہو کرو اُس کا دیدار دعاؤں سے

اے فلسفیو آؤ ناصرؔ (ایدہ اللہ) کی دعا دیکھو
ہے تم کو اگر اب بھی انکار دعاؤں سے

صدّیقؔ جہاں میں گر کچھ کر کے دکھانا ہے
پاؤ گے مراد اپنی ہر بار دعاؤں سے

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ
مغربی افریقہ و جزائر فیجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر تدبر کی اہمیت

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کوئٹہ

قرآن مجید کی اہمیت کے پیش نظر ہی زیر بحث عنوان کی اہمیت نہایت واضح ہو جاتی ہے مثلاً اگر ایک معمولی خط محبوب کی طرف سے موصول ہو تو اس خط کو دیکھ کر وصول کنندہ کی خوشی کی حد نہیں رہتی اور اس کے پڑھنے کے لئے وہ بے چین ہو جاتا ہے اور اس پر خط کا کھولنا ہی خوشی کی ترنگ میں مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کو کھول کر وہ بار بار پڑھتا ہے اور پھر بھی اس کو سنبھال کر رکھتا ہے۔ نیز بعد میں کئی دفعہ مطالعہ کر کے لطف اٹھاتا ہے اور اگر وصول کنندہ ان پڑھ ہو تو وہ کسی پڑھے ہوئے انسان کی تلاش میں نکلتا ہے۔ اس پڑھے ہوئے فرد کے پاس جانے کے لئے کتنی ہی بڑی قربانی کرنی پڑے تو وہ کرنے سے ہرگز گریز نہیں کرتا۔ پھر اس کے پاس پہنچ کر بصد لجاجت اپنی خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ یہ خط مہربانی کر کے پڑھ کر مجھے سنائیں لیکن بعض دفعہ وہ پڑھا ہوا انسان مصروف ہوتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میں دو گھنٹہ کے بعد فارغ ہوں گا۔ پھر اپنا خط لانا تو میں پڑھ کر سناؤں گا تو وہ واپسی کے بعد پھر دوبارہ وہاں جاتا اور خط پڑھا کر سنتا ہے اگر وہاں بھی اس کی تسلی نہ ہو تو کسی اور پڑھے لکھے انسان کی تلاش میں نکلتا ہے جہاں کہیں ایسا آدمی ملے اور جب بھی ملے وہ اس سے اپنا خط پڑھواتا اور اپنی تسلی کر لیتا ہے اور تب جا کر اس کی بے چینی اور اضطراب دور ہوتا ہے۔ پھر بعض دفعہ پڑھا لکھا آدمی بدمزاج ہوتا ہے وہ خط پڑھنے کی بجائے اس کو دھتکار دیتا ہے اور اسے چین و سکون نصیب نہیں ہوتا تاوقتیکہ خط پڑھوا کر سن نہ لے اور سمجھ نہ لے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے صحابہ کرامؓ کے ساتھ سیر کے لئے نکلے راستہ میں ایک بوڑھی عورت نے ایک پٹواری صاحب سے کہا کہ مہربانی کر کے میرا خط پڑھ دیں۔ اس نے اس مائی کو جھڑک دیا اور کہا کہ میں تمہارا خط نہیں پڑھ سکتا۔ اتنے میں پیچھے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اپنے صحابہ کرامؓ تشریف لے آئے۔ اس بوڑھی عورت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کی کہ میرا خط آپ پڑھ دیں تو حضورؑ نے اسی وقت وہ خط پڑھ دیا۔ وہ بوڑھی عورت اپنا خط سن کر خوشی خوشی واپس چلی گئی۔ وہ پٹواری صاحب جس نے بوڑھی عورت کا خط پڑھنے سے انکار کر دیا تھا وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے وہاں کھڑا تھا۔ تو آپؑ نے اس کو فرمایا "اگر آپ خط پڑھ دیتے تو آپ کا کچھ حرج نہ ہوتا"

الغرض خط پڑھنے کی اہمیت روز روشن کی طرح بالکل واضح ہے۔ مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ قرآن مجید ہمارے پیارے آقا اور مولیٰ کا خط ہے جو ساری دنیا کے نام ہے اس میں اس نے اپنا تمام پروگرام درج کیا۔ مزید برآں بندہ کی پیدائش کی غرض و غایت کو بڑی شرح و بسط سے واضح کیا ہے۔ پھر اس مقصد اور غرض و غایت کے حصول کے ذرائع بھی پیش کئے ہیں اپنے احسانات کو بڑی صراحت سے بیان کیا ہے اور اس کے لئے بڑی بڑی عمدہ اور کارآمد نصائح بھی کی ہیں تاکہ مقصد حیات کا حصول آسان ہو جائے۔ اس لئے اس خط کی اہمیت کے پیش نظر اس خط کا پڑھنا اور سمجھنا کتنا ضروری ہے اور اس طبعی تقاضے کے پیش نظر اس کی اہمیت اور ضرورت اور بڑھ جاتی ہے۔

تلاوت و تدبر کے معانی:

لفظ تلاوت کے معنی صرف پڑھنا نہیں ہوتے بلکہ پڑھ کر سنانے کے بھی ہوتے ہیں اور پھر اس پر عمل کرنے کا مفہوم بھی اس میں پایا جاتا ہے اسی طرح تدبر کے معنی ہیں۔ تدبر الامر نظر فی ادبارہ ای عواقبہ و تفکر فیہ۔ کسی بات کے انجام میں غور و خوض کرنا اور اس کی تہہ تک پہنچنے کی جدوجہد کرنا۔

اس لئے ان معانی کے تحت قرآن مجید کی تلاوت کرنا از بس ضروری ہے تاکہ صحیح نتیجہ پیدا ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف تدبر و تفکر اور غور سے پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ رُبَّ قارئٍ یلعنہ القرآن یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔"

(الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

تلاوت قرآن کے متعلق ارشاد باریتعالیٰ:

اب میں یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں کوئی ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ارشاد خداوندی۔ تاکیدی حکم کے رنگ میں ہے تو پھر تلاوت قرآن مجید کو اپنے لئے حرز جان بنا لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر چارہ ہی نہیں۔ سو ارشاد خداوندی ان قرآنی کلمات میں ہے:۔

"اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ ؕ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝"

(العنکبوت: ۴۶)

یعنی اس کتاب (قرآن) میں سے جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے۔ اسے پڑھ (اور لوگوں کو پڑھ کر سنا) اور نماز کو (اس کی سب شرائط کے ساتھ) ادا کر۔ یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ اعمال کو جانتا ہے۔

نیز خداوند تعالیٰ نے سورۃ المزمل میں اس بارہ میں مندرجہ ذیل کلمات فرمائے ہیں:۔

"یٰۤاَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَہٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْہُ قَلِیْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَیْہِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝"

(المزمل: ۲ تا ۵)

یعنی اے چادر میں لپیٹے ہوئے (خدا کی رحمت کا انتظار کرنے والے) راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کر جس سے ہماری مراد یہ ہے کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کر یعنی اس کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر دے یا اس پر کچھ اور بڑھا دے اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔

لغت عربی میں "رتل القرآن" کے معنی تأنق فی تلاوتہ بیان کرتی ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت میں خوبصورتی پیدا کی جائے نیز لکھا ہے:۔

"الترتیل مصدر خفض الصوت عند القرأۃ۔ تحسین الصوت۔"

یعنی ترتیل کا لفظ مصدر ہے اس کے معنی قرأت کے وقت آواز کو دھیما کرنا اور آواز کو خوب صورت کرنا ہے۔

سو ارشاد باری یہی ہے کہ قرآن کریم کو بار بار پڑھا جائے اور خوب صورت آواز سے پڑھا جائے۔ چنانچہ حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"عن بشیر بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال۔ من لم یتغن بالقرآن فلیس منا۔" (ابوداؤد)

جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے سنوار کر نہیں پڑھتا اس کو ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

سب سے اچھا شخص:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ"

(بخاری فضائل القرآن)

یعنی حضرت عثمانؓ بن عفان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے وہ بہتر ہے جو قرآن سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے کاش ہم قرآن کریم کو خود سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

دوسروں سے قرآن مجید سننا:

حدیث میں ہے:۔

"عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اقرء علیّ القرآن قلت یا رسول اللہ اقرء علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ من غیری۔ فقرأت علیہ سورۃ النساء حتی جئت الی ھذہ الآیۃ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا۔ قال حسبک الآن۔ فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان"

(بخاری باب حسن الصوت بالقرءۃ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ مجھے قرآن مجید سناؤ۔ میں نے حیران ہو کر عرض کی۔ حضورؐ! میں آپ کو قرآن مجید سناؤں۔ حالانکہ قرآن آپؐ پر نازل ہوا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ دوسرے سے قرآن مجید سننا مجھے اچھا لگتا ہے۔ تب میں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ بس کرو! تلاوت ختم کرنے کے بعد جب میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

الغرض قرآن کے غیر سے سننے میں بھی بڑا ثواب ہے۔ اس طرح یہ بھی امتحان ہو جاتا ہے کہ کسی کو کتنی محبت کلام پاک سے ہے اور اس کو کتنے شوق اور ولولہ سے پڑھنے کا عادی ہے۔

ایک روایت:

روایت ہے کہ ایک بوڑھا آدمی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے قرآن شریف پڑھنا نہیں آتا تو آپ نے فرمایا کہ صبح اٹھ کر قرآن شریف کو کھول کر اس کے بعض صفحات پڑھ لیا کرو۔ جب اس نے اس پر عمل کیا تو خدا تعالیٰ نے ایسے اسباب پیدا کر دیئے جن سے وہ قرآن کریم ایک سال میں پڑھ گیا الحمد للہ!

خداوند تعالیٰ کسی کی نیک خواہش کو ضائع نہیں کرتا۔ اس نے نیک خواہش قرآن مجید کے پڑھنے کی کی تو خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایسے اسباب پیدا کر دیئے جس سے وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اے باری تعالیٰ یہ خواہش ہمارے ان لوگوں میں بھی پیدا کر جو قرآن شریف پڑھنا نہیں جانتے۔ اللھم آمین!

"قرآن" کے معنی:

لفظ "قرآن" کے معنی یہ ہیں جیسا کہ عربی لغت میں ہے:۔

("قراءۃً وقرءاً وقرآناً واقتراءً) الکتاب: نطق بالمکتوب فیہ او القی النظر علیہ وطالعہ"

یعنی قرأ الکتاب کے معنی ہیں۔ کتاب کے مضمون دیکھ کر پڑھنا اور اس کا مطالعہ کرنا۔ بلفظ دیگر قرآن کے معنے ہی پڑھنے کے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے ابتدائی انتہائی مخالفت کے ایام میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ یہ کتاب القرآن ساری دنیا میں بکثرت اور بار بار پڑھی جائے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس معنی کو بیان فرمایا ہے۔

لفظ "قرآن" میں پیشگوئی ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایہ ناز ایمان و اعتقاد ہوتے تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔ میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہو گی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہو گی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت یا پایہ کی نہ ہو گی اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو۔ اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...... بڑے تاسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے سامنے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(الحکم جلد ۴ صفحہ ۵ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء بحوالہ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۲۲)

تدبر فی القرآن کا ایک پہلو:

اب مضمون کے دوسرے پہلو یعنی قرآن شریف میں تدبر کرنے کے متعلق غور کرنا ہے۔ اور احباب جماعت کو بتلانا ہے کہ یہ پہلو بھی کتنی زیادہ اہمیت کا محتاج ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اگر کسی کتاب کو غور و خوض اور تدبر سے نہ پڑھا جائے تو کتاب زیر مطالعہ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی واسطے خداوند تعالیٰ نے قرآن کریم میں تدبر و فکر کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ فرمایا:۔

"اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا" (۴۷: ۲۵)

یعنی کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر ایسے قفل ہیں جو ان کے دلوں کی پیداوار ہے۔"

نیز فرمایا:۔

"اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ" (۱۲: ۳)

یعنی اپنے مطالب کو خوب واضح کرنے والے قرآن کو ہم نے اتارا ہے تاکہ تم عقل اور تدبر سے کام لو۔

تدبر نہ کرنے والوں کی مثال:

اگر کوئی قرآن مجید میں غور و تدبر سے کام نہ لے یا اس کو بیکار قرار دے تو اس کی مثال خداوند تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہے چنانچہ آیت ہے: (۲۵: ۴۵)

"اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَکْثَرَھُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ اِنْ ھُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا۔"

یعنی کیا تو سمجھتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو فقط جانوروں کی طرح ہیں بلکہ رتبہ کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر۔

علمی جگالی:

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ پر خداوند تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں نازل ہوں۔ آپ اپنی مجالس میں فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے پڑھا کرتا تھا۔ میری کلاس میں دو میرے طلبا کے علاوہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ بھی ہوا کرتے تھے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ پر بکثرت سوال کیا کرتے تھے ان کی ریس میں۔ میں نے بھی سوالات کرنے شروع کئے تو آپؓ نے فرمایا۔ میاں جو کچھ مجھے آتا ہے وہ میں خود بتا دیتا ہوں اور جو نہیں آتا اس پر غور و خوض کیا کرو۔ پھر غور و تدبر کی ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے۔ جانور مثلاً گائے، بھینس اور بکری ایک دفعہ چارہ سے اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں۔ پھر آرام سے بیٹھ کر جگالی کیا کرتے ہیں اور آہستہ آہستہ اس نگلے ہوئے چارہ کو دوبارہ چباتے ہیں اسی طرح اگر انسان پڑھے ہوئے علم کی جگالی کرتا رہے تو علم میں ترقی ہوتی ہے اور فرماتے کہ میرے علم کی وسعت کی یہی وجہ ہے۔

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پڑھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ مشکل آیات قرآنیہ یا سوالوں کو لکھ کر اپنے کمرے میں لٹکا لیا کرتے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے یہ مشکلات حل ہو جایا کرتی تھیں اسی لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے:۔

"تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

فہم قرآن:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

بابت ماہ اگست ۱۹۷۸ء

(۷)

نمبر	نام	محلہ	شہر	رقم
۳۷۴	مکرم شیخ نعیم احمد صاحب	سلطانپورہ	لاہور	۲۵-۰۰
۳۷۵	" قاضی طاہر احمد صاحب	راجگڑھ	"	۲۰-۰۰
۳۷۶	لجنہ اماء اللہ	"	"	۲۵-۰۰
۳۷۷	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب	لاہور چھاؤنی		۲۰-۰۰
۳۷۸	" نعیم احمد صاحب	فیکٹری ایریا	لاہور	۵۰-۰۰
۳۷۹	" عبد القدیر خان صاحب	"	"	۱۰-۰۰
۳۸۰	مکرمہ غلام عائشہ صاحبہ	"	"	۱۰-۰۰
۳۸۱	مکرم وسیم احمد خان صاحب	"	"	۵۴-۰۰
۳۸۲	" محمد یعقوب رگل صاحب	"	"	۱۰-۰۰
۳۸۳	" غلام رسول صاحب اعجاز	باغبانپورہ	"	۵۰-۰۰
۳۸۴	" میاں عبد الرحمن صاحب	"	"	۲۰-۰۰
۳۸۵	" میجر محمد عبد اللہ صاحب مہار	لاہور چھاؤنی		۱۰۰-۰۰
۳۸۶	مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ احمد حسن صاحب سنت نگر لاہور			۲۰-۰۰
۳۸۷	مکرم عبد الرشید صاحب	محمد نگر	"	۱۰-۰۰
۳۸۸	" صفیع اللہ صاحب	"	"	۱۰-۰۰
۳۸۹	" چوہدری محمد اسلم صاحب	بھاٹی گیٹ	"	۱۰-۰۰
۳۹۰	" محمود احمد صاحب ظفر	"	"	۲۰-۰۰
۳۹۱	مکرمہ روجیلہ ناصرہ صاحبہ	اسلامیہ پارک	"	۱۰-۰۰
۳۹۲	" مریم زوجہ چوہدری عبد الباسط صاحب سول لائن لاہور			۵۰-۰۰
۳۹۳	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب جنجوعہ	"	"	۵۰-۰۰
۳۹۴	" مبشر احمد صاحب	"	"	۱۰۰-۰۰
۳۹۵	مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ	"	"	۱۰-۰۰
۳۹۶	مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب	گلبرگ	"	۳۶۵-۰۰
۳۹۷	" چوہدری محمد اسلم صاحب جنگوی	"	"	۵۰۰-۰۰
۳۹۸	مکرمہ جمیلہ سکندر صاحبہ	ماڈل ٹاؤن	"	۱۰۰-۰۰
۳۹۹	مکرم ملک رفیق احمد صاحب	"	"	۲۰-۰۰
۴۰۰	مکرمہ بیگم چوہدری میجر غلام احمد صاحب	"	"	۱۰۰-۰۰
۴۰۱	" والدہ صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب	"	"	۴۰-۰۰
۴۰۲	" امۃ اللطیف صاحبہ منجانب الاہ صاحبہ	"	"	۱۰-۰۰
۴۰۳	" والدہ صاحبہ مرحومہ سید ارشاد علی صاحب	"	"	۲۰-۰۰
۴۰۴	مکرم مولانا سیف اللہ خان صاحب	"	"	۳۰-۰۰
۴۰۵	" رفیق احمد صاحب ملک	"	"	۱۰-۰۰
۴۰۶	" ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب آف کینیڈا	"	"	۲۵-۰۰
۴۰۷	" چوہدری عبد الوحید صاحب	"	"	۱۰-۰۰
۴۰۸	مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب	"	"	۱۳۰-۰۰
۴۰۹	مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب وینس	"	"	۵۰-۰۰
۴۱۰	" سید تبسم حسین شاہ صاحب	"	"	۲۰-۰۰
۴۱۱	مکرمہ رخسانہ ہمایوں صاحبہ	"	"	۲۰-۰۰
۴۱۲	مکرم اقبال احمد صاحب ملک	"	"	۱۰-۰۰
۴۱۳	" ڈاکٹر ہمایوں اختر صاحب	"	"	۱۱۰-۰۰
۴۱۴	" صدر صاحب محلہ دار الیمن	ربوہ		۱۲-۰۰
۴۱۵	مکرمہ نسیم صاحبہ	دار الذکر	لاہور	۱۰-۰۰

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر تدبر کی اہمیت

(بقیہ صفحہ ۳)

"بعض نادان کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کو نہیں سمجھتے اس واسطے اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے کہ یہ بہت مشکل ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے قرآن شریف نے اقتصادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل اَن پڑھ تھے سمجھا دیا تھا تو پھر اب کیونکر اس کو نہیں سمجھ سکتے"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۲۸)

بالآخر دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ہم سب کو صحیح رنگ میں تلاوت قرآن کریم کی اور پھر اس پر غور و خوض اور تدبر کرنے کی توفیق عنایت کر کے ہمیں اپنے ہی بنا لے۔ اللّٰھم آمین۔

زعماء انصار اللہ سے گزارش

سالانہ اجتماع سے قبل اپنی مجلس کا بجٹ سو فیصد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ تا کہ آپ کی مجلس کا نام دعائیہ فہرست میں شامل ہو سکے۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب چک ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم سید بشیر احمد صاحب موصی ۶۰۷۸ ولد سید اصغر علی شاہ صاحب وفات پا چکے ہیں والد صاحب مرحوم کا درج ذیل ترکہ ثابت شدہ ہے (۱) قطعہ ۲/۳۳ دار الرحمت ربوہ (۲) امانت ذاتی ۱۶/۱۳۲ تحریک جدید ربوہ میں مبلغ ۲۶۹/۷۴ روپے (۳) امانت ذاتی انجمن ۷۸۱۰/۳۰-۳۴۶ میں مبلغ ۱۲۹۶/۴۲ روپے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) غلام فاطمہ صاحبہ بیوہ مرحوم (۲) کوثرہ تسنیم صاحبہ دختر مرحوم۔

ترکہ مذکور میرے اور میری ہمشیرہ کے نام کٹے جانے پر میری والدہ صاحبہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ والد صاحب مرحوم موصی تھے ان کا حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔ والدہ صاحبہ موصیہ نہیں ہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۲/۳ ہم دونوں کے نام شریعت کے مطابق منتقل کیا جائے اور اسی طرح دونوں امانتوں کی رقم بھی ہم دونوں کو ادا کر دی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی مکرم فضل احمد صاحب کا گردہ کا آپریشن سول ہسپتال حافظ آباد میں ہوا ہے۔ گو آپریشن کامیاب رہا ہے لیکن کمزور بہت ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد (ہومیو) چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ میرے داماد کی ایک حادثہ کی وجہ سے بینائی کم ہو گئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد بینائی عطا فرمائے۔ (ملک محمد دین خادم دفتر آبادی تحریک جدید ربوہ)

خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے کے لئے
نذیر سویٹ ہاؤس
مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لائیں

ھو الشافی
مطب
حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں۔ باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی رُوح اور نئی زندگی سے ہمکنار کرنیوالا

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا

اکیسواں (21) سالانہ اجتماع

۲۷-۲۸-۲۹ اخاء ۱۳۵۷ ہش / اکتوبر ۱۹۷۸ء

کو

دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی کے رُوح پرور ماحول میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اسکی عظیم روحانی برکات سے مستفیض ہو کر ایک نئی رُوح اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوں۔

مرزا مبارک احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ